مخلوط یا جُداگانہ ادارے

برطانیہ میں تعلیمی بحث

مسلم سجاد

مغربی تہذیب نے جو معاشرہ قائم کیا ہے اس کا ایک خصوصی مظہر اختلاط مرد و زن ہے۔ اس کی بنیاد مخلوط تعلیمی اداروں میں رکھی جاتی ہے۔ استعماری ممالک نے مسلم ممالک پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد اپنا نظام تعلیم رائج کیا۔ اسی ایک اقدام سے انھوں نے مسلمانوں کو ان کے ماضی سے 'تاریخ سے اور معاشرتی روایات سے کاٹ دیا۔ آج بیش تر مسلم ممالک کو آزاد ہوئے ۵۰ سال ہو چکے ہیں لیکن اجنبی تہذیب کے نظام تعلیم نے انھیں اس طرح جکڑ رکھا ہے کہ وہ آزاد ہو کر بھی آزاد نہیں ہیں۔

اس نظام تعلیم کے تحت مسلم ممالک میں مخلوط تعلیمی اداروں کو رواج دیا گیا۔ مسلمانوں کی اپنی تہذیبی روایات کی وجہ سے اس کی خلاف شروع سے مزاحمت رہی اور انھیں قبول عام حاصل نہ ہوا تاہم معاشرہ کے 'کامیاب' لوگوں نے اسے اختیار کیا۔ آزادی کے بعد 'بد قسمتی سے مخلوط تعلیم کی حوصلہ شکنی کے بجائے حوصلہ افزائی ہوئی اور لڑکیوں اور لڑکوں کے لیے جداگانہ تعلیمی اداروں کے ساتھ ساتھ مخلوط ادارے بھی قائم کیے گئے۔ یونی ورسٹی اور پیشہ ورانہ تعلیمی ادارے تو مخلوط ہی ہیں۔

مخلوط تعلیم ہر مسلمان ملک' ہر مسلمان معاشرے بلکہ ہر مسلمان خاندان کا ایک زندہ مسئلہ ہے۔ اس کے اثرات سے سب کو سابقہ پیش آتا ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ اس زندہ مسئلہ پر ہمیں مسلم ممالک میں کوئی تحقیقی کاوش نظر نہیں آتی۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس پر نظریاتی' اطلاقی' شماریاتی ہر حوالے سے تحقیقی لوازموں کے ڈھیر لگے ہوتے۔ افریقہ کا مسلم ملک ہو' یا عرب دنیا کا' یا مشرق بعید کا' یہ ہر جگہ کا مسئلہ تھا۔ یہاں کے تعلیمی تحقیق کے ادارے اپنے اپنے ملک میں بھی اس کے اثرات کے جائزے لیتے اور تحقیق کار مغربی ممالک میں اس کے جو اثرات رونما ہوئے ہیں اس پر بھی نظر ڈالتے۔

لڑکوں اور لڑکیوں کی نفسیات' میل جول اور اختلاط کے اثرات اور تعلیمی کامیابیوں کے بارے میں یہ تحقیقات اس دائرہ میں اسلام کی ہدایات کی حقانیت واضح کرتیں۔ لیکن غالباً ہم اس کے منتظر ہیں

کہ خود مغرب عاجز آکر مخلوط طریقہ تعلیم ترک کرے' تو ہم بھی ترک کر دیں۔ بہرحال' ان لوگوں کے لیے جنہیں کسی بھی بات کی صداقت کے لیے مغرب کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہوتی ہے' گزشتہ سال سے برطانیہ کے اسکولوں کے اے اور او لیول امتحانات کے نتائج کی بنیاد پر مخلوط اور جداگانہ اداروں کا جو تقابل سامنے آرہا ہے' وہ شاید چشم کشا ثابت ہو۔

ان تحقیقات کا موضوع مخلوط اداروں کے اخلاقی مفاسد نہیں ہیں۔ شاید اس لیے بھی کہ جنہیں ہم مفاسد سمجھتے ہیں' وہ نہیں سمجھتے۔ پھر بھی بعض ادارے اسی حوالے سے کام کر رہے ہیں اور بتا رہے ہیں کہ اسکولوں میں جنسی آوارگی کا کیا عالم ہو چکا ہے۔ خاندان کے تحفظ کے لیے کام کرنے والا ایک ادارہ اپنے ماہانہ رسالے میں اس بارے میں مسلسل واقعات اور معلومات فراہم کرتا ہے۔ امریکہ سے شائع ہونے والے ایک ماہانہ ضخیم رسالہ I & World میں ایک مضمون میں بڑی دردمندی سے بہت سارے مسائل کا حل یہ بتایا گیا تھا کہ کسی طرح ہم اپنے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو اس پر آمادہ کر سکیں کہ وہ کم از کم' سکول سے فارغ ہونے تک اپنے کو جنسی فعل سے باز رکھیں۔

امتحانی نتائج کوئی علیحدہ چیز نہیں ہیں اور یقیناً بہتر یا بدتر نتائج میں طالب علم جس کیفیت سے گزر رہا ہے اور جن مسائل کا شکار ہے' اس کا دخل ہے۔ ضروری نہیں کہ مغرب کے ماہرین تعلیم اس کی وجہ اختلاط مرد و زن قرار دیں۔ یقیناً وہ کوئی اور وجہ تلاش کر سکتے ہیں۔

مخلوط تعلیم کے حق میں ایک دلیل یہ دی جاتی رہی ہے کہ مخلوط ماحول ہی فطری ماحول ہے اور اس ماحول میں ہی بہتر تعلیم دی جا سکتی ہے۔ جداگانہ ادارے غیر فطری ماحول فراہم کرتے ہیں۔ طلبہ اور طالبات کی بہتر کارکردگی مخلوط اداروں میں ہی ہوتی ہے۔

برطانیہ میں مخلوط اور جداگانہ دونوں طرح کے تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں' لیکن امتحان سب کا ایک ہوتا ہے۔ گزشتہ سال کے نتائج کے بعد سے وہاں کے تعلیمی حلقوں میں' یہ بحث ہو رہی ہے' اور ٹائمز جیسے اخبار نے اس پر اداریے لکھے ہیں کہ جداگانہ اداروں کی لڑکیوں نے مخلوط اداروں کی لڑکیوں سے بہت بہتر نتائج حاصل کیے ہیں۔ اخبار کو تو شکایت یہ ہے کہ جداگانہ اداروں کی کامیابی کی حقیقت کو جو مناسب پریس ملنا چاہیے تھا وہ نہیں ملا ہے۔ (دی ٹائمز' ۲۲ اگست ۹۵)

ٹائمز نے ۵ سو اعلیٰ معیار کے سرکاری اور نجی اداروں کے اے لیول امتحانات کا جائزہ گذشتہ سال بھی لیا تھا اور اس سال بھی۔ لیگ ٹیبل کے مطابق ۵۰ بہترین اسکولوں میں سے بیشتر جداگانہ اسکول تھے۔

گذشتہ تین برسوں میں پانچ ہزار اسکول معائنوں کی بنیاد پر تیار شدہ غیر مطبوعہ سرکاری رپورٹ کے مطابق لڑکیوں کے جداگانہ اسکول' بمقابلہ مخلوط کے' بہتر امتحانی نتائج دے رہے ہیں۔ یہ اس امر

کی مناسب اور مضبوط دلیل ہیں کہ جب لڑکیوں کو علیحدہ تعلیم دی جاتی ہے تو وہ لڑکوں سے بہت بہتر ثابت ہوتی ہیں اور تعلیمی لحاظ سے خوب پھلتی پھولتی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق لڑکیوں کے اسکول' معیار' کارکردگی' ماحول اور تعلیمی کیفیت ہر لحاظ سے بہتر ثابت ہوتے ہیں۔ مقابلے پر آنے والے ہیڈ ماسٹرز کانفرنس کے مخلوط تعلیم گروپ کا کہنا ہے کہ لڑکیوں کے بہتر نتائج کی تاریخی اور معاشرتی وجوہات ہیں۔ ان کا کہنا ہے "محض یہ بات کہ جداگانہ اسکول بہتر نتائج دیتے ہیں' یہ ظاہر نہیں کرتا ہے کہ یہ ان کے جداگانہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ ان کی دلیل ہے کہ ان کے نتائج اس لیے بہتر ہیں کہ وہ بہتر طالبات کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ جب کہ سرکاری رپورٹ جو Ofsted ایجنسی نے تیار کی ہے' بتاتی ہے کہ جداگانہ اسکول تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر انتخاب نہیں کرتے مگر مخلوط اداروں کے مقابلے میں مسلسل بہتر نتائج دے رہے ہیں۔ (دی ٹائمز '۲۶ اکتوبر ۹۵)

اس مسئلہ کا ایک دوسرے نقطہ نظر سے بھی مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق یونی ورسٹیوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ان طالبات کو زیادہ داخلے مل رہے ہیں جو جداگانہ اسکولوں سے پڑھ کر آئی ہیں۔ مثال کے طور پر میڈیسن میں جداگانہ اسکول سے آنے والی ۱۹۷۲ کی ۱۰۰ طالبات کی جگہ ۱۹۹۲ میں ۵۷۲ داخل ہوئی ہیں۔ جداگانہ اسکولوں سے داخلہ ۲۵٪ سے بڑھ کر ۵۰٪ ہو گیا ہے۔ آکسفورڈ میں سائنس میں ۱۹۷۲ کی ۱۰۰ طالبات کی جگہ ۳۶۹ نے داخلہ لیا ہے۔ کیمبرج میں بھی ۱۰۰ کی جگہ جداگانہ اسکولوں کی ۵۰۴ طالبات کو داخلہ ملا ہے۔ تمام یونی ورسٹیوں میں آرٹس' سائنس کے کل داخلوں کا جائزہ لیا جائے تو یہی صورت حال سامنے آتی ہے۔

امریکہ میں رومن کیتھولک اسکولوں کی تحقیقی رپورٹ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ 'کوئی خاص پرکشش کامیابی کی بات جداگانہ اسکولوں میں ایسی ہوتی ہے جو مخلوط اسکولوں میں نہیں ہوتی'۔

(Catholic Schools and the Common Good. Harvard 1994)

اس کے علاوہ اس موضوع پر دو دوسری کتابوں سے بھی یہی حقیقت سامنے آتی ہے۔

1- Failing at Fairness: How Our Schools Cheat Girls, (Mand D Sadker, Touchstone 1992).

2- How Schools Short Change Girls, Wellesley College 1992.

امریکہ میں جارج' واشنگٹن یونیورسٹی میں ایک مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مخلوط اداروں کی گریجویٹ طالبات کے مقابلے میں جداگانہ اداروں کی گریجویٹ طالبات نے امتحانی نتائج' اعلیٰ اداروں میں داخلے' پی ایچ ڈی کے حصول' معاوضوں اور کام سے اطمینان کے حوالے سے بہتر مظاہرہ کیا ہے۔ امریکی کیتھولک مطالعے کے مطابق طالبات کے جداگانہ اداروں کے حق میں مضبوط دلائل ہیں اور ان

کے قیام سے لڑکوں کے اسکولوں پر بھی خوشگوار اثرات ہوئے ہیں۔اگر ہم جداگانہ ادارے ختم کر دیں تو یہ بڑا ستم ہو گا۔ (دی ٹائمز ' ۲۷ اکتوبر ۹۵)

مخلوط تعلیم کے حامیوں کا استدلال ہے کہ جداگانہ اداروں کے بہتر نتائج جداگانہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہیں۔ٹائمز نے اداریے میں لکھا ہے کہ اگر دلیل یہ ہے کہ والدین بہتر نتائج کی وجہ سے ان اسکولوں میں جاتے ہیں اس لیے انھیں بہتر طالبات ملتی ہیں تو اس رپورٹ کو پڑھنے کے بعد تو ہر کوئی والدین ' اپنی لڑکیوں کا نام ان اسکولوں میں لکھوائیں گے ۔یہ اسکول اس لیے بہتر کا انتخاب کر سکتے ہیں کہ نشستوں کی طلب موجود تعداد سے زیادہ ہے ۔اتنی ہی اہم بات یہ ہے کہ بہت سے نوجوان ثانوی اسکولوں کی سطح پر جداگانہ ماحول کو زیادہ بہتر (congenial) پاتے ہیں۔اس کی وجوہات مختلف ہیں۔ بہت سی لڑکیوں کا احساس ہے کہ کلاس میں لڑکے نہ ہوں 'تو ان کو خود اعتمادی میں اضافہ ہو جاتا ہے ۔ اس طرح بہت سے لڑکے جنس مخالف کے بغیر ویک اینڈ گزارنا پسند کرتے ہیں۔

دراصل ' مخلوط اداروں کے سربراہوں کی جانب سے جداگانہ اداروں کی کارکردگی گھٹانے کی کوشش کمرہ جماعت کی حقیقت سے زیادہ ' ان کے اپنے خوف کی عکاسی کرتی ہے ۔ اس وقت سرکاری اسکول بالعموم مخلوط ہیں۔اور نجی بھی اس لیے مخلوط ہوتے جا رہے ہیں کہ انھیں زیادہ تعداد میں داخلے مل سکیں ۔گزشتہ ۲۰ برسوں میں سرکاری پالیسی کے تحت لڑکیوں کے جداگانہ اسکول ۱۵ سو سے کم ہو کر ۲۰۰ رہ گئے ہیں۔اس صورت حال میں والدین اپنی مرضی سے انتخاب نہیں کر پائیں گے ۔برطانیہ کی تعلیم کی سیکرٹری جیلیان شیپرڈ (Gillian Shephard) نے جداگانہ اسکولوں کی حمایت کا اعلان کیا ہے ۔انھیں اعلان سے بڑھ کر بھی کچھ کرنا چاہیے۔یہ کوئی اتفاقی بات نہیں ہے کہ بہترین طالبات کے جداگانہ اسکول منتخب کرنے کی تعداد میں ہر سال مسلسل اضافہ ہو رہا ہے ۔ (اداریہ ' دی ٹائمز ' ۲۲ اگست ۹۵)

ٹائمز کے یہ اداریے اور دوسری رپورٹیں اس حقیقت کا اظہار ہیں جو ہم پہلے دن سے جانتے ہیں۔مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم ممالک کی حکومتیں اپنی تہذیبی اقدار پر فخر کے جذبے کے ساتھ اپنے نظام تعلیم کو طالبات اور طلبہ کے لیے ہر سطح پر جدا کر دیں۔یہ تعلیمی لحاظ سے طلبہ و طالبات کے لیے بہتر ہے ' اخلاقی لحاظ سے مطلوب ہے ' دین کا تقاضا ہے 'اور ہر سلیم الفطرت انسان اسی کا خواہاں ہے ۔